حاصلِ زندگی:

حبیب الرحمن بٹالوی

سفرنامہ حجاز

(قسط ۳)

عشاء کی نماز کے بعد درود و سلام کی بارش میں روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔

زائرین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ اور السلام علیک ایہاالنبی کے بابرکت الفاظ سے اپنی زبانوں اور اپنے دل و دماغ کے نہاں خانوں کو معطر کر رہے تھے اور مواجہہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کرتے جا رہے تھے۔ انوار و تجلیات کی بارش ہو رہی تھی۔ رحمت کی برکھا تھی۔ قسمت والے جھولیاں بھر رہے تھے۔

اور

دست بستہ چلے آتے تھے غلامانِ رسول
جیسے اک قافلۂ کہکشاں ہوتا ہے

مگر میں ایک ناہنجار گناہوں کا مارا ہوا۔ نگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بچنے کی کوشش کر رہا تھا اور علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو تھا:

تو غنی از دو عالم من فقیر ۔۔۔ روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر تو می بینی حسابم ناگزیر ۔۔۔ از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

"اے اللہ! تو دونوں جہانوں سے بے پروا ہے۔ بے نیاز ہے، میں تیرا بندہ گنہگار محتاج اور فقیر ہوں۔ محشر کے دن میرے عذر کی پذیرائی فرمایئے گا اور اگر آپ نے میرا حساب لینا ہی ہوا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہوں سے بچا کے لیجیے گا ورنہ میں اپنے گناہوں کی وجہ سے ندامت و شرمندگی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرتا چلا جاؤں گا۔

اور

لے دے کے چند اشک ندامت تھے میرے پاس
کیا لے کے جاتا شافع محشر کے سامنے!

دل و دماغ پر اک عجیب کیفیت طاری تھی۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان دینے کی جگہ منبر رسول اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کا جنت کا ٹکڑا۔ وہ محراب جس میں آپ نماز پڑھاتے رہے اور پھر یہ تصور کہ واقعی مجھے میرے اللہ نے اس جگہ لا کھڑا کیا ہے۔ جس جگہ رسول پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں جید صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھا کرتے تھے۔ دنیائے اسلام کی عظیم یونیورسٹی، اصحاب صُفّہ کے بیٹھنے کی جگہ، جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم درس دیا کرتے تھے۔ ان کا چبوترہ جو آج بھی اپنی ہئیت اور سائز کے حساب سے اسی طرح قائم ہے۔ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں تھا اور پھر خود روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے تھا۔ آپ کا مسکن آپ کی رہائش کی جگہ میں مبہوت کھڑا ذرے ذرے کو اپنی نگاہوں سے بوسہ دے رہا تھا۔ ہکا بکا اپنی قسمت پر نازاں تھا کہ واقعی اللہ تعالیٰ نے مجھ کمینے۔ بے وقوف اور کج مج کردار کو یہاں لا کھڑا کیا ہے۔ جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم چلتے پھرتے رہے یا میں کوئی خواب دیکھ رہا تھا اور دیر تک

بیٹھا رہا میں گنبد خضریٰ کے سامنے

محراب کے تلے کبھی منبر کے سامنے

عشاق، قطار میں کھڑے ایک ایک کر کے محراب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نفل ادا کر رہے تھے۔ میں بھی لائن میں لگ گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس جائے سعید پر مجھ پاپی کو بھی اپنا ماتھا رگڑنے کی سعادت بخشی۔ جس جگہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک سجدہ کناں رہی تھی۔ میرا انگ انگ، میرا وجدان، میرے وجدان کا ایک ایک تار خوشی سے جھوم رہا تھا کہ:

بابرکت محراب کے اندر

پاک نبی کی سجدہ گاہ میں

مجھ جیسے عصیاں زدہ نے

سچ مچ اپنا ماتھا رگڑا

کچھ مت پوچھو کیا پایا ہے!

دولت عقبیٰ دولت دنیا

سب کچھ جھولی میں آیا ہے۔

سعودی عرب کی حکومت خانہ کعبہ کی دیکھ بھال پر بے شک بہت رقم خرچ کر رہی ہے۔ مگر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ سلم کو بھی دلہن بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی۔ خود کار برقی چھتریاں، صفائی، زائرین کے لئے آب زم زم، یہاں بھی وافر تھا۔ مقررہ وقت پر مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحن کے درمیان چوبی پردے جن کے نیچے پہیے لگے ہوئے ہیں مردوں کو الگ کرنے کے لئے نصب کر دیئے جاتے ہیں اور باب النساء کے راستے۔ خواتین کو مقررہ وقت کے لئے روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تک آنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔ باب النساء کے باہر روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔

بقیہ ص ۱۱ پہ